مرزائی تبلیغ میں ملوث

پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد سے ۲۳ طلباء کا اخراج

سید ذکر اللہ حسنی

پاکستان کا تیسرا بڑا شہر فیصل آباد صنعتوں اور کارخانوں کے حوالے سے خاصی شہرت رکھتا ہے مگر گزشتہ اڑھائی دہائیوں سے اس شہر میں مدارس و مساجد کی تعداد بھی بہت رفتار سے بڑھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا عجیب نظام ہے کہ جہاں پر جس نوعیت کی نیکی ہوتی ہے اسی نوعیت اور شدت کی بدی بھی موجود ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح فیصل آباد میں بھی مدارس اور دینی درس گاہوں کی ترقی کے ساتھ ساتھ ارتدادی فتنوں نے بھی سر اٹھائے۔ کبھی گوہر شاہی کے چیلوں نے ہنگامے کھڑے کیے تو کبھی کاذب شہباز نے امام مہدی کا دعویٰ کر دیا۔ ۱۹۷۴ء میں آئینی طور پر غیر مسلم قرار دیئے گئے اقلیتی مرزائیوں نے اپنے آپ کو آج تک غیر مسلم تسلیم نہ کر کے انتہائی ڈھٹائی کا ثبوت دیا ہے اور اپنے آپ کو ہر موقع پر مسلم لکھ کر سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ فیصل آباد میں شہر کے مختلف علاقوں میں پلاننگ کے تحت چھوٹی چھوٹی قادیانی کالونیاں بنا کر رہائشیں اختیار کی جارہی ہیں اور ان جگہوں پر پارٹیوں کی آڑ میں پاکستان کے قوانین کی خلاف ورزیاں کرتے ہوئے قادیانیت کی تبلیغ کی جارہی ہے۔

چناب نگر سے قادیانیوں کو فیصل آباد کے مختلف علاقوں مسلم ٹاؤن، جھنگ روڈ، نعمت کالونی، مدینہ ٹاؤن، مانا نوالہ، ملت ٹاؤن اور دیگر پوش آبادیوں میں بسایا گیا ہے۔ جہاں وہ پندرہ سے بیس گھروں پر مشتمل کمیونٹی بنا کر رہتے ہیں۔ بعض جگہوں پر موقع پا کر یہ تعداد اب ایک سو گھروں سے بھی بڑھالی گئی ہے۔ فیصل آباد کے مختلف علاقوں کے رہائشی قادیانی مرتدین کے بچے تعلیم حاصل کرنے کے لیے سرکاری و غیر سرکاری تعلیمی اداروں کا رخ کرتے ہیں۔ یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ یہ قادیانی کسی بھی ادارے میں اپنے آپ کو قادیانی نہیں لکھتے بلکہ مذہب کی جگہ پر اسلام لکھ کر دھوکہ دے رہے ہیں۔ حالانکہ اس جرم پر تعزیراتِ پاکستان کی مختلف دفعات کے تحت کارروائی ہوسکتی ہے۔

فیصل آباد کا پنجاب میڈیکل کالج اپنے تعلیمی کیریئر کی بدولت پورے پاکستان میں شہرت رکھتا ہے۔ اس لیے یہاں طلبہ و طالبات ہوسٹل میں بھی قیام پذیر ہیں۔ تین ہفتے پہلے انکشاف ہوا کہ گزشتہ چند مہینوں سے پی ایم سی میں مرزائی

طلبہ وطالبات نے جھوٹی نبوت کا پرچار شروع کر رکھا تھا۔ کالج اور اس کے ہاسٹلز میں قادیانیت کی تبلیغ پر مبنی لٹریچر اور قادیانیوں کی طرف سے تحریف شدہ انگریزی ترجمہ تقسیم کیا گیا تھا اور پی ایم سی کے گرلز ہوسٹل میں دو طالبات ارتداد کی طرف مائل ہو رہی ہیں۔ جس پر پی ایم سی کے مسلم طلبہ وطالبات اور ان کے والدین میں تشویش کی لہر دوڑ گئی اور انھوں نے پی ایم سی انتظامیہ کو اپنی تشویش سے آگاہ کیا۔ خاتون ہوسٹل وارڈن نے کسی بھی ممکنہ ہنگامے سے بچنے کے لیے قادیانی طالبات کو وارننگ دی کہ وہ ایسی سرگرمیوں سے باز آجائیں۔ مگر کچھ دن گزرنے کے بعد معلوم ہوا کہ قادیانی طالبات نے اپنا کام دکھاتے ہوئے ان غریب طالبات کو رقم، بینک بیلنس اور سہانے مستقبل کا خواب دکھاتے ہوئے مرتد بنادیا ہے۔
اس واقعے کے بعد مسلمان طلباء نے ختم نبوت کے عقائد پر مشتمل لٹریچر منگوایا اور ہاسٹل میں تقسیم کیا تاکہ قادیانیت کے مکروہ چہرے سے پردہ اٹھایا جاسکے۔ اور ایک پوسٹر جس پر شان ختم نبوت پر مبنی عبارات تھیں، ہاسٹل کے ابن سینا ہال میں لگا دیا۔
جو قادیانی غنڈہ گرد عناصر سے برداشت نہ ہوا اور ۶/جون کی رات یہ پوسٹر پھاڑ ڈالا گیا۔ جس پر مسلمان طلباء نے احتجاج شروع کردیا۔ قادیانی طلبہ وطالبات نے ان مسلم طلبہ سے تصادم کی کوشش کی جو ناکام بنادی گئی۔ بعدازاں پرنسپل پروفیسر اصغر علی رندھاوا کے دفتر کا گھیراؤ پر کالج کی ڈسپلنری کمیٹی نے کالج اور ہاسٹل کے قواعد وضوابط کی خلاف ورزی پر شر پسند قادیانی ۱۵ طالبات اور ۸ طلبہ کو کالج اور ہاسٹل سے نکالنے کے احکامات جاری کرتے ہوئے کالج ۷/جولائی تک بند کردیا۔
خارج ہونے والوں میں فرسٹ ائیر کے ۵، سیکنڈ ائیر کے ۶، تھرڈ ائیر کے ۷، فورتھ ائیر کا ایک اور فائنل ائیر کے ۴ طلبہ وطالبات شامل ہیں۔ پرنسپل کی طرف سے جاری ہونے والے نوٹیفیکیشن کے مطابق فرسٹ ائیر کی طالبہ مریم مبارک رول نمبر ۶۷، ثناء نثار رول نمبر ۱۹۱، حمیرا اصدف ۴۰۶، منصورہ سحر ۳۷، اور انس، سیکنڈ ائیر کے کنول رحمٰن قیصرانی رول نمبر ۶۷، حنا منور باجوہ ۵۳، روبینہ اسلم ۱۰۵، شماصۃ العجز ۱۸۶، کاشف اور ہارون، تھرڈ ائیر کے زبیرہ نثار رول نمبر ۱۳۵، نوشین ظفر ۱۳۹، حباۃ القدیر ۱۴۱، احسان، حسن، ذکاءاللہ اور داؤد، فورتھ ائیر سے ذیشان جبکہ فائنل ائیر سے حباۃ الحمید، منصورہ اسماعیل، نبیلہ قدسیہ اور رابعہ شفیق کو غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے کالج اور ہاسٹل سے خارج کیا گیا ہے۔ طلبہ کے اخراج اور ۶/جون سے ۷/جولائی تک تعطیلات کے نوٹس کالج میں چسپاں کردیئے گئے ہیں۔

پنجاب میڈیکل کالج سے غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ۲۳ مرزائی اسٹوڈنٹس کے اخراج کے بعد نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف فرٹیلائیزر انجینئرنگ جڑانوالہ روڈ میں بھی ۱۳ قادیانی طلبہ اور اساتذہ کی جانب سے مطالبہ کے بعد اٹھایا گیا۔ چند روز پیشتر مسلمان طلبہ نے ڈائریکٹر جاوید ربانی کو درخواست دی تھی کہ آئین پاکستان کے تحت ختم نبوت کے منکرین کو کافر سمجھتے ہیں اور ان کے ساتھ کھانا پینا اور میل ملاپ نہیں رکھنا چاہتے، اس لیے قادیانی طلبہ کا میس الگ کیا جائے۔ انسٹی ٹیوٹ کے اساتذہ نے بھی اس مطالبہ کی حمایت کی جس پر ڈائریکٹر این ایف سی انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ نے میس کے ٹھیکیدار کو قادیانی طلبہ کے برتن اور ٹیبل علیحدہ کرنے کا حکم جاری کردیا ہے۔

فیصل آباد کے دو تعلیمی اداروں میں محض ایک ہفتے کے دوران قادیانیوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے ہونے والا تعلیمی خلفشار سامنے آیا ہے۔ اگر اس حوالے سے وزارتِ تعلیم نے پالیسی نہ بنائی اور مذہب کے خانے میں صحیح مذہب لکھنے کی سختی سے پابندی نہ کرائی تو کوئی بڑا واقعہ بھی رونما ہو سکتا ہے۔

اِدھر قادیانی جماعت کی طرف سے ''جشن صد سالہ خلافت'' کے حوالے سے چنیوٹ اور چناب نگر کے علماء کرام نے کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے بھرپور اور منظم احتجاج کیا گیا۔ احتجاج اور مختلف اداروں کی رپورٹس کے بعد مولانا محمد الیاس چنیوٹی (ایم پی اے)، مولانا عبدالوارث، مولانا محمد حسین چنیوٹی، قاری شبیر احمد عثمانی، مولانا محمد مغیرہ، مولانا مسعود احمد سروری، قاری محمد یامین گوہر، مولانا غلام مصطفی سمیت تمام مکاتبِ فکر کے رہنماؤں نے اس سلسلے میں پرامن صدائے احتجاج بلند کیا کہ قادیانی صد سالہ تقریبات منانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ علماء کرام کئی دفعہ حکام سے ملے، آخر کار ڈی پی او جھنگ نے ان تقریبات پر مکمل پابندی عائد کر دی اور علماء کرام سے معاہدہ کیا کہ قادیانی کوئی سرگرمی نہیں کریں گے، ان کو پابند کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ ۲۶ اور ۲۷ رمئی کو پابندی پر عمل ہوا۔ پولیس دستے چناب نگر میں پوری طرح مستعد تھے لیکن ۲۶ رمئی کو بھاری نفری کے باوجود قادیانیوں نے ریلیاں نکالیں، کارنر جلسے کیے، پٹاخے چھوڑے اور ہوائی فائرنگ ہوتی رہی، خوشی کی جھنڈیاں لگائیں، بیج تقسیم کیے اور قانون نافذ کرنے والے تماشا دیکھتے رہے۔ اس صورتحال کی اطلاع حکام کو دی گئی تو روایتی ٹال مٹول سے کام لے کر وقت پاس کیا گیا۔ ۶ رجون کو جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر پر اجتماعی مشترکہ نمازِ جمعۃ المبارک ادا کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ جن افسران کی وجہ سے ایسا ہوا خصوصاً ڈی ایس پی چنیوٹ کو فی الفور تبدیل کیا جائے اور امتناع قادیانیت ایکٹ پر عمل درآمد کرایا جائے اور جشن صد سالہ کے حوالے سے خلاف ورزی کے مرتکب قادیانیوں کو گرفتار کیا جائے تاہم مقامی و ضلعی حکام خاموش ہیں اور تشویش بڑھتی جا رہی ہے۔

ادھر جتوئی ضلع مظفر گڑھ میں ۶ رجون کو قادیانیوں نے غیر قانونی اجتماع جمعہ اور تبلیغی سرگرمیاں منعقد کیں۔ پولیس نے علماء کرام کے احتجاج پر خورشید احمد ولد عبدالرحمٰن (نزد حسینیہ چوک) نامی قادیانی کو پکڑ کر چھوڑ دیا۔ مرکزی جامع مسجد جامعہ فاروقیہ کے مہتمم مولانا دُرمحمد، مجلس احرار اسلام جتوئی کے امیر حافظ خدا بخش، ڈاکٹر عبدالرؤف اور دیگر حضرات نے اس صورت حال پر سخت احتجاج کیا اور کہا ہے کہ مناسب کارروائی نہ کی گئی تو ۱۳ رمئی جمعۃ المبارک کو سخت احتجاج کیا جائے گا۔ اور اگر اس دوران کوئی امن کا مسئلہ پیدا ہوا تو ذمہ داری قادیانیوں اور سرکاری حکام پر عائد ہوگی۔ اس طرح کی خبریں مختلف مقامات سے تادم تحریر موصول ہو رہی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق مجلس احرار اسلام اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل عبداللطیف خالد چیمہ کی سربراہی میں ایک سیل قائم کر دیا ہے جو اس صورت حال پر نظر رکھے ہوئے ہے اور مسلسل مانیٹرنگ بھی ہو رہی ہے۔ (مطبوعہ: ہفت روزہ ''تکبیر'' کراچی، ۱۸ رجون ۲۰۰۸ء)